سوال

(371) بھاوج سے بدکاری کرنے سے حمل ٹھہر جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مرد بیاہا نے اپنی بھاوج سے بدکاری کی تو حمل رہ گیا عورت کا خسر اور لوگ جب اس عورت سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ حمل کس کا ہے؟ عورت اپنے دیور کو بتلاتی ۔ اس کا سسر مار پیٹ کر نکال دیتا وہ اپنے میکے چلی جاتی ۔ جب لڑکی کے ماں باپ دریافت کرتے وہاں بھی وہ اپنے دیور کو بتلاتی ۔ اس کے ماں باپ یہاں سے نکال دیتے جب وہ میکے سے آتی یہاں بی زدوکوب کی نوبت رہتی اس کا خاوند پلٹن میں سرکاری ملازم تھا جب اس کو خبر ہوئی مکان آیا اپنی عورت زانیہ کو بہت کچھ تنبیہ کیا اور اس سے دریافت کیا کہ یہ بدفعل تونے کس سے کرایا؟ اس نے کہا کہ تمہارے چھوٹے بھائی سے جو میرا دیور ہوتا ہے چند مسلمان اکٹھے ہوکر ہاتھ پر قرآن مجید رکھ کر قسم کرانا چاہا اس وقت اس کا دیور جو ہمیشہ انکار کرتا تھا کہ اس فعل بد کا مرتکب میں نہیں ہوں کلام الٰہی کا خوف طاری ہوا اور اقرار کیا کہ یہ فعل شیطانی مجھ سے ہوا ہے میں اس فعل بد میں خطاوار ہوں قسم نہیں کرسکتا ۔

بعد وضع حمل ہر دوزانی وزانیہ سے توبہ لی گئی عورت کا خاوند عورت سے رضامند ہے اور تمام برادری کے لوگ مسلمانان اکل و شرب ترک کیے ہوئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اب تو کوئی حد شرعی جاری نہیں ہے ہر شخص ایسے فعل بد کا مرتکب ہوکر توبہ کرلیا کرے گا ۔ خوف شرعی جاتا رہا ۔ کوئی ایسی سزا علمائے دین مقرر فرمائیں جس سے ہر شخص اس فعل کے کرنے سے ڈرے لہٰذا یہ سوال ہے کہ ایسی حالت میں سوائے حد سنگساری کے جو سزا شرعی مناسب و ممکن ہو تعزیر و کفارہ کی معین کرکے فتوی دیا جائے تاکہ ہر ایک شخص پر خوف شرعی غالب رہے اور خاوند اس زانیہ کا پھر سے نکاح کرکے اپنی صحبت میں رکھے یا صرف وہی توبہ کافی ہے؟ موافق حکم خدا اور رسول تحریر فرمائیے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بندہ اللہ سے ڈر کر اور گناہ پر نادم ہوکر اپنے گناہ سے سچی توبہ کرتا ہے (خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور کفر ہی کیوں نہ ہو) تو اس گناہ سے ایسا پاک ہوجاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں تھا ۔

قُل لِلَّذينَ كَفَروا إِن يَنتَهوا يُغفَر لَهُم ما قَد سَلَفَ ٣٨ ... سورة الانفال

(ان لوگوں سے کہہ دے جنھوں نے کفر کیا اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ گزر چکا انھیں بخش دیا جائے گا)

قُل يـٰعِبادِىَ الَّذينَ أَسرَفوا عَلىٰ أَنفُسِهِم لا تَقنَطوا مِن رَحمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغفِرُ الذُّنوبَ جَميعًا إِنَّهُ هُوَ الغَفورُ الرَّحيمُ ٥٣ وَأَنيبوا إِلىٰ رَبِّكُم وَأَسلِموا لَهُ... ٥٤ ... سورة الزمر

(کہہ دے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا

نہایت رحم والا ہے۔ اوراپنے رب کی طرف پلٹ آؤاوراس کے مطیع ہوجاؤ)

"عن أبي ہريرة رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم : فيما يحكي عن ربه تبارک وتعالی قال : أذنب عبد ذنبًا فقال : اللهم اغفرلي ذنبي، فقال اللہ تبارک وتعالی : أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن له ربًا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب، ثم عاد فأذنب فقال : أي ربي اغفرلي ذنبي، فقال تبارک وتعالی : أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن له ربًا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب، ثم عاد فأذنب فقال : أي ربي اغفرلي ذنبي فقال تبارک وتعالی : أذنب عبدي ذنبًا، فعلم أن له ربًا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب، قد غفرت لعبدي فليعمل ما شاء متفق علیه"[1](متفق علیه مشكوة ص196)

(ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ گناہ کرتا ہے توکہتا ہے اے میرے رب!میں گناہ کربیٹھا ہوں تواسے بخش دے تواس کا رب فرماتا ہے کیا میرابندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جوگناہ بخشتا ہے اوراس اس کی وجہ سے مواخذہ بھی کرسکتا ہے؟میں نےاپنے بندے کوبخش دیا پھر جس قدراللہ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے بازرہتا ہے لیکن پھرگناہ کرلیتا ہے اورکہتا ہے اے میرے رب!میں گناہ کربیٹھا ہوں اسے معاف کردے تواللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جوگناہ بخش سکتا ہے اوراس پرمواخذہ بھی کرسکتا ہے؟میں نےاپنے بندے کوبخش دیا پھرجس قدراللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ بازرہتا ہے لیکن پھرگناہ کربیٹھتا ہے توکہتا ہے اے میرے رب!میں ایک اورگناہ کربیٹھا ہوں مجھے معاف فرمادے تواللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جوگناہ معاف کرسکتا ہے اوراس پرمواخذہ بھی کرسکتا ہے؟میں نےاپنے بندے کومعاف کردیا وہ جوچاہے سوکرے)

"التائب من الذنب كمن لا ذنب له "[2](رواہ ابن ماجہ مشکوۃ ص198)

(عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:گناہ سے توبہ کرنے والااس شخص کی طرح (ہوجاتا) ہے جس کا کوئی گناہ نہیں)

صورت سوال میں جب ہردوزانی وزانیہ سے توبہ لی گئی یعنی دونوں نے توبہ کرلی تووہ دونوں حسب آیت واحادیث مذکورہ بالااس گناہ سے پاک ہوگئے اوروہ عورت بدستوراپنے خاوندکی عورت رہی پس مسلمانوں کوچاہیے کہ ان دونوں کواپنے ساتھ ملالیں اوراکل وشرب میں اپنے شامل کرلیں جاننا چاہیے کہ علمائے دین کا اورخواہ کسی کا یہ حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آسمانی دین میں کچھ اپنی طرف سے گھٹائے یابڑھائے جب اللہ تعالیٰ نے خودرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ ارشادفرمایا کہ:

"مَا عَلَی الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ "

یعنی رسول پر اس کے سوااورکچھ نہیں کہ اللہ کا حکم بلاکم وکاست اللہ کے بندوں تک پہنچا دیں تواورکوئی کس شماروقطارمیں ہے کہ اپنی طرف سے اللہ کے دین میں کچھ گھٹائے یابڑھائے؟مثلاً کسی جرم کی سزااپنی طرف سے مقررکرناالحاصل علمائے دین اپنی طرف سے کسی تعزیروکفارے کے مقررکرنے کے مجازنہیں۔

---

[1]۔ صحيح البخاري رقم الحديث(1768) صحيح مسلم رقم الحديث 2758)

[2]۔سنن ابن ماجہ رقم الحديث (4250)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحدود، صفحہ:581

محدث فتویٰ